

قرآن مجید کی

عظم ترین آیت



مثبت خصوصیات کو اپنانا ذہنی
سکون کا باعث بنتا ہے

قرآن مجید کی عظیم ترین آیت

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2025 کے ذریعہ شائع کردہ

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط بر تی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی نہ مداری قبول نہیں کرتا ہے۔

قرآن مجید کی عظیم ترین آیت

پہلا ایڈیشن۔ 3 مارچ 2025۔

کاپی رائٹ © 2025 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

مندرجات کا جدول

مندرجات کا جدول

اعترافات

مرتب کرنے والے کے نوٹس

تعارف

قرآن مجید کی عظیم ترین آیت

اجھے کردار پر 500 سے زیادہ مفت ای بکس

دیگر شیخ یوڈ میڈیا

اعترافات

تمام تعریفین اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جلد کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو مناثر کیا ہے۔ اور ہمارے بھائی حسن کا خصوصی شکریہ، جن کے سرشار تعاون نے شیخ پوڈ کو نئی اور دلچسپ بلندیوں پر پہنچا دیا ہے جو ایک مرحلے پر ناممکن لگ رہا تھا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرمائے اور اسے روز آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفین اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور ہے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو مرتب کرنے والا ذاتی طور پر نہ مدار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاپیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تھہ دل سے تعمیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو [پر دی جا سکتی ہیں۔](mailto:ShaykhPod.Books@gmail.com)

تعارف

صحیح مسلم، نمبر 1885: باب 2 البقرہ، آیت 255 میں موجود حدیث کے مطابق، درج ذیل مختصر کتاب قرآن پاک کی عظیم ترین آیت پر بحث کرتی ہے۔

الله - اس کے سوا کوئی معبد نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا، خود کو برقرار رکھنے والا ہے۔ نہ "اسے غنودگی آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس شفاعت کر سکے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو ان کے بعد ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جو وہ چاہے۔ اس کے قدموں کی چوکی آسمانوں اور زمین پر پھیلی ہوئی ہے، اور ان کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں ہے۔ اور وہ سب سے بلند اور عظیم ہے۔

زیر بحث اسیاق کو نافذ کرنے سے مثبت خصوصیات کو اپنانے میں مدد ملے گی۔ مثبت خصوصیات کو اپنانا دماغ اور جسم کے سکون کا باعث بنتا ہے۔

قرآن مجید کی عظیم ترین آیت

باب 2 - البقرہ، آیت 255

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذْهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ
مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسَعَ كُرْسِيهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ

الْعَظِيمُ ٢٥٥

الله - اس کے سوا کوئی معبد نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا، خود کو برقرار رکھنے والا ہے۔ نہ اسے غنودگی آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی احجازت کے بغیر اس کے پاس شفاعت کر سکے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو ان کے بعد ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جو وہ چاہے۔ اس کے قدموں کی چوکی آسمانوں اور زمین پر پھیلی ہوئی ہے، اور ان کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں ہے۔ اور وہ سب سے بلند اور عظیم ہے۔

اسلام انسانوں کو سکھاتا ہے کہ ان کو ہر حال میں جس کی اطاعت کرنی چاہیے وہ ان کا خالق اور پالنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 255

"... اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں"

درحقیقت، جو کوئی اطاعت کرتا ہے اور اپنی زندگی کا نمونہ بناتا ہے وہ وہی ہے جس کی وہ پوچھا کرتا ہے، چاہیے وہ کسی دیوتا کو نہ ماننے کا دعویٰ کرے۔ انسانوں کو اس طرح بنایا گیا ہے کہ وہ کسی چیز کی اطاعت اور پیروی کریں۔ چاہیے یہ کچھ دوسرے لوگ ہوں، سو شل میڈیا، باب 25 الفرقان، آیت 43 فیشن، ثقافت یا حتیٰ کہ ان کی اپنی خواہشات۔

"کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو اپنی خواہش کو اپنا معبود بناتا ہے؟"

کوئی شخص جس کی بھی اطاعت کرتا ہے اور جس کی پیروی کرتا ہے وہ وہی ہے جس کی وہ عبادت کرتے ہیں۔ لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے زبانی اعلان ایمان کی حمایت عمل کے ساتھ کریں اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے دیگر تمام چیزوں پر عمل کریں۔ اس میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا شامل ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے عطا کی گئی ہیں، جیسا کہ قرآن پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات میں بیان کیا گیا ہے۔ جو اس طرح کا برناوی کرے گا اسے رحمن کی طرف سے ذہنی سکون اور کامیابی عطا ہوگی۔ باب 2 البقرہ، آیت 163:

اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود [عبادت کے لائق] نہیں ہے جو بڑا "مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔"

باب 16 النحل، آیت 97 اور

"جس نے نیک عمل کیا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، حالانکہ وہ مومن ہے، ہم اسے ضرور پاکیزہ "زندگی بسر کریں گے، اور ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور اجر دیں گے۔

جب کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا انکار کرتا ہے اور اس کے بجائے دوسری چیزوں کی اطاعت اور عبادت کرتا ہے وہ اس رحمت سے محروم رہے گا جو دونوں جہانوں میں سکون اور کامیابی حاصل کرنے کے لیے درکار ہے، خواہ اس کے پاس ساری دنیا ہی کیوں نہ ہو اور تفریح اور تفریح کے لمحات بھی کیوں نہ ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اختیار اور اختیار سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ باب 9 توبہ آیت 82

"پس وہ تھوڑا ہنسیں اور [یہر [زیادہ روئیں جتنا وہ کماپا کرتے تھے۔

باب 20 طہ، آیات 124-126

اور جو میری یاد سے روگردانی کرے گا، اس کی زندگی تندگستی سے گزرے گی، اور ہم اسے "قیامت کے دن انداہ اٹھائیں گے۔" وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے انداہ کیوں اٹھایا جب کہ میں دیکھ رہا تھا؟ (اللہ) (فرمائے گا کہ اسی طرح ہماری نشانیاں تیرے پاس آئیں اور تو نے ان کو بھلا دیا اور اسی طرح آج کے دن تجھے بھلا دیا جائے گا۔

"... اللہ - اس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا، خود کو قائم رکھنے والا "

جب کوئی آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور لاتعداد بالکل متوازن نظاموں کا مشابہ کرتا ہے، تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ کائنات کو بنانے اور برقرار رکھنے والا صرف ایک ہی ہے۔ مثال کے طور پر، سورج کا زمین سے کامل فاصلہ ایک واضح علامت ہے، کیونکہ اگر سورج اس سے تھوڑا قریب یا اس سے زیادہ دور ہو تو زمین قابل رہائش نہیں ہوگی۔ اسی طرح زمین کو اس طرح بنایا گیا ہے جو ایک متوازن اور پاکیزہ ماحول بناتا ہے جس سے اس پر زندگی کی نشوونما ہوتی ہے۔

باب 2 البقرہ، آیت 164

"... اور رات اور دن کا ردوبدل "

دن اور رات کے بہترین اوقات اور سال بھر میں ان کی مختلف لمبائی لوگوں کو ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتی ہے۔ اگر دن لمبے ہوتے تو لوگ طویل گھنٹوں سے تھک جاتے۔ اگر راتیں لمبی ہوتیں تو لوگوں کے پاس اتنا وقت نہ ہوتا کہ وہ اپنی روزی کما سکیں اور دوسرا مفید چیزیں مثلاً علم۔ اگر راتیں کم ہوتیں تو لوگ زیادہ سے زیادہ صحت حاصل کرنے کے لیے کافی آرام نہیں کر پاتے۔ دن اور رات کی لمبائی میں تبديلی سے فصلوں پر بھی اثر پڑے گا جس سے انسانوں اور جانوروں کے رزق پر نقصان دہ اثر پڑے گا۔ یہ حقیقت کہ کائنات کے اندر دن اور راتیں اور دوسرے متوازن نظام کامل ہم آہنگی کے ساتھ کام کرتے ہیں، یہ بھی واضح طور پر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی طرف اشارہ کرتا ہے، کیونکہ متعدد خدا مختلف چیزوں کی خواہش باب 21 الانبیاء، آیت 22 کرتے ہیں، جو کائنات کے اندر افراتفری کا باعث بنتی ہیں۔

"اگر ان کے اندر اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو وہ دونوں برباد ہو جاتے۔"

اور وہ [عظمیم] بحری جہاز جو سمندر میں ان چیزوں کے ساتھ چلتے ہیں جو لوگوں کو فائدہ ”پہنچاتے ہیں، اور جو اللہ نے آسمان سے بارش نازل کی ہے۔

جب کوئی بالکل متوازن پانی کے چکر کا مشاہدہ کرتا ہے تو یہ واضح طور پر ایک خالق کی نشاندہی کرتا ہے۔ سمندر سے پانی بخارات بن کر اٹھتا ہے اور پھر گاڑھا ہو کر تیزابی بارش پیدا کرتا ہے جو پہاڑوں پر گرتی ہے۔ یہ پہاڑ تیزابی بارش کو بے اثر کرتے ہیں تاکہ لوگ اور جانور اس سے استفادہ کر سکیں۔ اگر اس بالکل متوازن نظام میں کوئی تبدیلی ہوئی تو یہ زمین پر انسانوں اور جانوروں کے لیے تباہی کا باعث بنے گی۔ سمندر کا نمک سمندر کے اندر موجود مردہ مخلوق کو الودہ ہونے سے روکتا ہے۔ اگر سمندر کو الودہ ہونے دیا جائے تو سمندری زندگی ممکن نہیں رہے گی اور سمندروں کی نجاست خشکی پر بھی زندگی پر حاوی ہو جائے گی۔ سمندروں اور سمندروں کے اندر پانی کو اس طرح بنایا گیا ہے کہ سمندری زندگی اس کے اندر پہل پھول سکتی ہے جبکہ اس کے اوپر بھاری بحری جہاز چل سکتے ہیں۔ اگر پانی کی ساخت قدرے مختلف ہوتی تو عدم توازن پیدا ہوتا جس کی وجہ سے یا تو سمندری حیات پانی کے اندر پنپتی یا اس کے اوپر بحری جہازوں کو چلنے دیتی لیکن دونوں ایک ہی وقت میں ممکن نہیں ہوتے۔ یہاں تک کہ آج تک، سمندر کے ذریعے نقل و حمل دنیا بھر میں سامان کی نقل و حمل کی سب سے زیادہ استعمال شدہ شکل ہے۔ یہ کامل توازن اس لیے زمین پر زندگی کے لیے ضروری ہے۔

ارتقاء اپریورتن کی ایک شکل ہے، جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے نامکمل ہے۔ لیکن جب کوئی ان گفت انواع کا مشاہدہ کرے گا تو انہیں معلوم ہوگا کہ انہیں بالکل متوازن طریقے سے تخلیق کیا گیا ہے تاکہ وہ جس ماحول میں رہتے ہیں اس میں پہل پھول سکیں۔ مثال کے طور پر، اونٹ کو زیادہ درجہ حرارت کو برداشت کرنے اور پانی پینے کی ضرورت کے بغیر طویل عرصے تک چلنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ وہ بالکل صحرائی زندگی کے لیے ڈیزائن کیے گئے ہیں۔ باب الغاشیہ، آیت 17

”پھر کیا وہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیے گئے ہیں؟“

بکری کو اس طرح ڈیزائن کیا گیا تھا کہ اس کے جسم کے اندر موجود نجاست اس سے پیدا ہونے والے دودھ سے بالکل الگ ہو جاتی ہے۔ ان دونوں کو ملانے سے دودھ پینے کے قابل نہیں ہو گا۔
باب 16 النحل، آیت 66

اور درحقیقت تمہارے لیے مویشی چرانے میں عبرت ہے۔ ہم آپ کو ان کے پیٹوں میں سے پیتے ”بیں - اخراج اور خون کے درمیان - خالص دودھ جو پینے والوں کے لیے لذیذ ہے۔

ہر پرجاجاتی کو ایک مخصوص زندگی کا دورانیہ دیا گیا ہے جو ایک پرجاجاتیوں کو دوسروں پر قابو پانے سے روکتا ہے۔ مثال کے طور پر، مکھیوں کی زندگی بہت کم ہوتی ہے، 4-3 ہفتے، اور تک انڈے دیتی ہیں۔ اگر اس کی عمر طویل ہوتی تو مکھیوں کی آبادی غیر مناسب ہو جاتی 500 اور وہ اس دنیا کی دیگر تمام انواع کو مغلوب کر دیتی۔ جبکہ دوسری مخلوقات جن کی عمر بہت طویل ہوتی ہے ان میں صرف چند اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ ایک بار پھر یہ ان کی آبادی کو معتدل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ سب کوئی حادثہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ارتقاء کا عمل اس کی وضاحت کر سکتا ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 164

”...اور آسمان اور زمین کے درمیان ہواؤں اور بادلوں کا کنٹرول ...“

ہوا کی آلوہنگی کے لیے ہوائیں ضروری ہیں، جو فصلوں، پودوں اور درختوں کو دوبارہ پیدا کرنے کی اجازت دیتی ہیں۔ پہلے دنوں میں سمندری سفر کے لیے ہوا ضروری تھی، جو آج تک دنیا بھر میں سامان کی نقل و حمل کا اہم ذریعہ ہے۔ تخلیق کے لیے پانی مہیا کرنے کے لیے بارش کے بادلوں کو مخصوص جگہوں پر منتقل کرنے کے لیے ہواؤں کی ضرورت ہوتی ہے، جس کے

بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ ہواؤں کا ایک بالکل متوازن نظام زمین کے اندر پایا جاتا ہے، کیونکہ ہواؤں کی کمی تخلیق کے لیے انتشار کا باعث بنتی ہے اور ہواؤں کا بڑھنا بھی تخلیق کے لیے انتشار کا باعث بنتا ہے۔ اسی طرح بارش بھی بالکل متوازن ہے، کیونکہ بہت کم بارش خشک سالی اور قحط کا باعث بنتی ہے اور بہت زیادہ بارش بڑے پیمانے پر سیلاب کا باعث بنتی ہے۔ باب 23: **المومنون**، آیت 18

اور ہم نے آسمان سے ایک مقدار میں بارش برسائی اور اسے زمین میں ٹھہرایا۔ اور یہ شک ہم "اس کو دور کرنے پر قادر ہیں۔"

یہ بالکل متوازن نظام سے ترتیب نہیں ہو سکتا اور واضح طور پر خالق کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ ان تمام متوازن نظاموں پر غور کرنے والا منطقی طور پر ایک خالق کے وجود سے انکار نہیں کر سکتا جو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

باب 2 البقرہ، آیت 255:

"...الله - اس کے سوا کوئی معبد نہیں، بمیشہ زندہ رہنے والا، خود کو برقرار رکھنے والا "

درحقیقت، جو موت کا تجربہ کر سکتا ہے اور کسی چیز یا کسی اور کے ذریعے برقرار ہے وہ دیوتا نہیں ہو سکتا۔ یہ حقیقت صرف اللہ تعالیٰ کے سوا زمین و آسمان کے اندر موجود ہر ہستی کے لیے الہیت کو مسترد کرتی ہے۔ اس کے علاوہ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی اور موت کو اکیلے پیدا کیا اور مخلوق کو برقرار رکھا، وہی اطاعت کے لائق ہے۔ ایک شخص جو کسی دوسرے شخص کے رزق کے کچھ پہلوؤں کا خیال رکھتا ہے، جیسے کہ اس کی رہائش، شکر گزار ہونے کے لائق ہے۔ لہذا جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی ہر نعمت لوگوں کو عطا فرمائی ہے صرف یہی حق اور انصاف ہے کہ لوگ اس کا شکر ادا کریں۔ کسی کی نیت کے ساتھ شکرگزاری

میں صرف اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے کام کرنا شامل ہے۔ جو شخص کسی اور وجہ سے عمل کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ سے اجر نہیں ملے گا۔ جامع ترمذی نمبر 3154 میں موجود ایک حدیث میں اس کی تتبیہ کی گئی ہے۔ نیک نیت کی ایک مثبت علامت یہ ہے کہ آدمی لوگوں سے کسی قدر یا معاوضے کی امید نہ رکھے اور نہ ہی اس کی امید رکھے۔ زبان سے شکر گزاری میں شامل ہے کہ وہ بولنا جو اچھی ہے یا خاموش رہنا۔ اور اپنے اعمال کے ساتھ شکرگزاری میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے عطا کی گئی ہیں، جیسا کہ قرآن کریم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات میں بیان کیا گیا ہے۔ اس سے باب 14 ابراہیم، آیت 7 برکتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور بالآخر دونوں جہانوں میں سکون ملتا ہے۔

”... اگر تم شکر گزار رہو گے تو میں تمہیں ضرور بڑھاؤں گا“

باب 16 النحل، آیت 97 اور

جس نے نیک عمل کیا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، حالانکہ وہ مومن ہے، ہم اسے ضرور پاکیزہ ”زندگی بسر کریں گے، اور ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور اجر دیں گے۔

مزید برآں، جب کوئی شخص کسی چیز کا مالک ہوتا ہے تو اس کے لیے اس چیز کا استعمال کرنا درست اور معمول سمجھا جاتا ہے جو وہ چاہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کائنات کے اندر موجود ہر چیز کا مالک ہے، جس میں انسان بھی شامل ہیں، اس کا مالک ہے، اس لیے وہی فیصلہ کرتا ہے کہ کائنات میں کیا ہونا چاہیے اور کیا نہیں۔ لہذا، ایک شخص کے لیے صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا مناسب ہے، کیونکہ وہ اکیلا ان سمیت پوری کائنات کا مالک ہے۔

اسی طرح جب کوئی اپنی کوئی چیز دوسرے کو قرض دیتا ہے تو یہ جائز ہے کہ وہ اس چیز کو اس کے مالک کی مرضی کے مطابق استعمال کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نعمت کو قرض کے طور پر

عطای فرمایا۔ اس نے اسے بطور تحفہ نہیں دیا۔ دنیاوی قرضوں کی طرح یہ قرض بھی چکانا اس قرض کی ادائیگی کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ان کا استعمال ان طریقوں سے کیا جائے چاہیے۔ جو اللہ تعالیٰ کو راضی ہو۔ دوسری طرف چونکہ جنت کی نعمتوں ایک تحفہ ہیں اس لیے لوگ ان کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرنے میں آزاد ہوں گے۔ باب 7 الاعراف، آیت 43

اور ان کو پکارا جائے گا کہ یہ وہ جنت ہے جس کا تم وارث بنائے گئے ہو ان اعمال کے بدلے ”جو تم کرتے ہے۔“

اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ دنیوی نعمتوں کو جو جنت کے تحفوں کے ساتھ قرض کی حیثیت رکھتا ہے، میں خلط ملط نہ کرے۔

باب 2 البقرہ، آیت 255:

”اللہ - اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے“

عام طور پر، حقیقت یہ ہے کہ اللہ، بلند، ہمیشہ زندہ ہے، ان کی اپنی موت کی یاد دلانا چاہیے۔ چونکہ اس دنیا میں ہر ایک کا وقت محدود ہے اس کے اندر اپنا مقصد پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اس سے پہلے کہ ان کا وقت ختم ہو جائے۔ اس مقصد میں ان نعمتوں کا صحیح استعمال کرنا شامل ہے جو انہیں عطا کی گئی ہیں، جیسا کہ اسلامی تعلیمات میں بیان کیا گیا ہے۔

باب 67 الملک، آیت 2

”جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں بہتر ہے۔“

جو شخص اس دنیا میں اپنے مقصد کو پورا کر کے اپنی زندگی کو استعمال کرنے میں ناکام رہتا ہے وہ ایک بے مقصد اور بے مقصد وجود کی قیادت کرے گا، چاہے وہ دنیاوی کامیابی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ نتیجے کے طور پر، وہ کبھی بھی ذہنی سکون نہیں پا سکیں گے، چاہے ان کے پاس تفریح کے لمحات بی کیوں نہ ہوں۔ جس طرح ایک ایجاد جو اپنی تخلیق کے بنیادی کام کو پورا کرنے میں ناکام ہو جاتی ہے اسے ناکامی قرار دیا جاتا ہے، خواہ اس میں کچھ خوبیاں ہوں، اسی طرح وہ شخص جو اس دنیا میں اپنے مقصد کو پورا کرنے میں ناکام رہے، خواہ وہ کچھ دنیوی کامیابی حاصل کر لے۔ اس ناکامی کا تجربہ ایک خالی پن کے طور پر ہوتا ہے جسے تمام لوگ اپنی زندگی میں جلد یا بدیر محسوس کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں یہ انہیں ذہنی سکون حاصل کرنے سے روکتی ہے۔

باب 2 البقرہ، آیت 255:

"...الله - اس کے سوا کوئی معبد نہیں، بمیشہ زندہ رہنے والا، خود کو برقرار رکھنے والا "

عام طور پر، جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود قائم و دائم ہے اور مخلوق کو برقرار رکھتا ہے، اس لیے انسان کو اس سے تمام اچھی دنیاوی اور دینی چیزیں تلاش کرنی چاہئیں۔ یہ صرف اس کی مخلصانہ اطاعت سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، چونکہ لوگ انتہائی کم نظر ہوتے ہیں اور بہت کم علم رکھتے ہیں، اس لیے انہیں اللہ تعالیٰ سے عمومی دنیاوی بھلائیاں طلب کرنی چاہئیں، کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ ان کے لیے کیا اچھا ہے یا نہیں۔ کسی کی زندگی میں ایسی بہت سی مثالیں ہیں جہاں وہ صرف اس کے لیے کچھ چاہتے تھے جو ان کے لیے تناو کا باعث بنے۔ اور جب وہ کسی چیز کو صرف اس لیے ناپسند کرتے تھے کہ وہ ان کے لیے خیر کا باعث بن جائے۔ لہذا اللہ تعالیٰ سے مخصوص چیزیں مانگئے کے بجائے عمومی اچھی چیزیں مانگئے پر قائم رہنا چاہیے۔ باب 2 البقرہ، آیات 200-201:

اور لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو کہتا ہے کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں ”اس کا کوئی حصہ نہیں۔ لیکن ان میں کوئی ایسا ہے جو کہتا ہے کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں اگ کے عذاب سے بچا۔

اس کے علاوہ، انسان کو اللہ تعالیٰ کی خود کو برقرار رکھنے والی الہی صفت پر اپنی پیدا کردہ صلاحیت کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔ اس میں مخلوق سے بے نیاز ہونے کی کوشش کرنا اور صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا شامل ہے۔ یہ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب کوئی سست رویہ اختیار کرنے سے گریز کرتا ہے جس کے تحت وہ اپنی ضروریات اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے عطا کردہ وسائل جیسے کہ ان کی جسمانی طاقت کو استعمال کرنے کے بجائے لوگوں پر انحصار کرتا ہے۔ صرف اس صورت میں جب کوئی اپنے وسائل ختم کر دے تو اسے دوسروں سے مدد مانگنی چاہیے۔

باب 2 البقرہ، آیت 255:

اللہ - اس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا، خود کو برقرار رکھنے والا ہے۔ نہ ... اسے غنودگی آتی ہے نہ نیند

یہ آیت ایک اور انتہائی اہم حقیقت کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے جسے اکثر مسلمان غلط سمجھتے ہیں۔ غیر مسلم جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں، اکثر انسانی کمیوں کو اس کی طرف منسوب کرتے ہیں، جیسے کہ تھک جانا۔ نتیجتاً، انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک دنیاوی بادشاہ جیسا سلوک کیا۔ ایک دنیاوی بادشاہ اپنی سلطنت کے معاملات خود نہیں چلا سکتا اور اس لیے مدد کرنے والے مقرر کرتا ہے، جیسے کہ گورنر، اس کی بادشاہت کے انتظام میں مدد کرنے کے لیے۔ اس عقیدے کے نتیجے میں ان میں سے بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے دوسری چیزوں کی عبادت کرنے لگے جیسے بتوں کی۔ باب 39 از زمر، آیت 3

اور جو لوگ اس کے سوا کارساز بناتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے "کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ سے قریب کر دیں۔

یہی تصور بعض مسلمانوں نے بھی اپنایا ہے۔ یہ مسلمان ایسے روحانی لوگوں کو تلاش کرنے کے لیے وقت، توانائی اور دولت صرف کرتے ہیں جن کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ایک خاص طریقے سے ہوتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے ایک گورنر بادشاہ سے ایک خاص طریقے سے جڑا ہوتا ہے۔ ان کا مقصد روحانی ہستی کو خوش کرنا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی طرف سے شفاعت کر سکیں، جس طرح ایک گورنر کسی ایسے شخص کی طرف سے بادشاہ کی شفاعت کر سکتا ہے جو گورنر کو خوش کرتا ہو، تحائف اور احترام اور محبت کے غیر فطری مظاہروں کے ساتھ یہ روحانی لوگ عام لوگوں اور اللہ عزوجل کے درمیان دروازے کے رکھوالے کے طور پر کام کرتے ہیں جو کہ اسلام کی تعلیمات سے بالکل متصادم ہے۔ انبیاء علیہم السلام نے دربانوں کی طرح کام نہیں کیا۔ انہوں نے اس کے بجائے وہ راستہ اور طریقہ دکھایا جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنتا ہے اور لوگوں سے کبھی بھی کسی قسم کی ادائیگی مثلاً تحائف کا مطالبه نہیں کیا۔ اس لیے ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ ایک قابل استاد سے اسلامی علم سیکھے اور انہیں وہ احترام دکھائے جس کے وہ حقدار ہیں لیکن انہیں اس بات پر یقین نہیں رکھنا چاہیے کہ انہیں ایسے لوگوں کی عبادت کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے اور اسے خوش کرنے کے لیے روحانی دکھائی دیتے ہیں۔ اس کی مزید تائید زیر بحث مرکزی آیت سے ہوتی ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 255

اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین پر ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت ... " کے بغیر اس کے پاس شفاعت کر سکے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے بعد ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جو وہ چاہے۔

اللہ تعالیٰ ہی اس کائنات پر مکمل کنٹرول اور اختیار رکھتا ہے اور اس کے اندر موجود ہر چیز کو جانتا ہے۔ اس لیے اسے اپنے اور لوگوں کے درمیان دربانوں کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو قرآن پاک میں واضح کر دی گئی ہے۔ مثال کے طور پر، باب 2 البقرہ، آیت 186

اور جب میرے بندے تھے سے میرے بارے میں سوال کریں تو میں قریب ہی ہوں۔ میں دعا کرنے "والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے

اور باب 40 غافر، آیت 60:

"اور تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔"

باب 2 البقرہ، آیت 255:

"کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس شفاعت کر سکے؟"

اس کے علاوہ، اگرچہ شفاعت قیامت کے دن ہو گی، اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بعد، کوئی بھی کم نہیں، انسان کو اس کے تصور کا مذاق نہیں اڑانا چاہیے، ورنہ وہ اس سے انکار کر سکتا ہے۔ شفاعت کا مذاق اڑانے میں ایک سست رویہ اپنانا شامل ہے جس کے تحت ایک شخص ان نعمتوں کو استعمال کرنے میں ناکام رہتا ہے جو اسے اسلامی تعلیمات میں بیان کی گئی ہیں اور پھر بھی یہ توقع رکھتا ہے کہ قیامت کے دن کوئی اور اسے بچا لے، جیسے کہ کوئی رشتہ دار یا روحانی استاد۔ اگر شفاعت قبول بھی ہو جائے تو ان کی سست روی کی وجہ سے وہ انہیں جہنم میں داخل ہونے سے نہیں روک سکتی، خواہ ان کی سزا میں کمی کر دی جائے۔ اور یہ سمجھنا ضروری ہے کہ جہنم میں ایک لمحہ بھی واقعی ناقابل برداشت ہے۔ اس لیے شفاعت کے تصور میں حقیقی امید رکھنی چاہیے۔ اس میں ان نعمتوں کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے کی کوشش کرنا شامل ہے جو انہیں عطا کی گئی ہیں، جیسا کہ قرآن پاک اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روایات میں بیان کیا گیا ہے، اور پھر قیامت کے دن لوگوں سے شفاعت کی امید رکھنا شامل ہے۔ انسان جو بھی رویہ اختیار کرے، اللہ تعالیٰ ان کی نیتوں، قول و فعل سے پوری طرح باخبر ہے اور اس لیے دونوں جہانوں میں ان کا جوابde ہوگا۔ باب 2 البقرہ، آیت 255

وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے بعد ہوگا، اور وہ اس کے علم میں ”سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جو وہ چاہے۔

چونکہ کسی کو تمام علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور نے عطا نہیں کیا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ وہ اس کا صحیح استعمال کریں۔ علم کا صحیح استعمال ان کے لیے اور دونوں جہانوں میں دوسروں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگا۔ جبکہ جو شخص علم بالخصوص دینی علم کو دنیاوی فائدے مثلاً قیادت اور مال و دولت کے حصول کے لیے استعمال کرتا ہے اسے یہ چیزیں دونوں جہانوں میں تناؤ، پریشانی اور پائیں گی۔ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنن ابن ماجہ نمبر 253 میں موجود ایک حدیث میں تبیہ فرمائی ہے کہ جو شخص اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے دینی علم حاصل کرے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

باب 2 البقرہ، آیت 255:

وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے بعد ہوگا، اور وہ اس کے علم میں ”سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جو وہ چاہے۔

اس کے علاوہ، یہ لوگوں کو یاد دلاتا ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کی ذہنی اور جسمانی حالتوں سمیت تمام چیزوں کا علم رکھتا ہے اور غلطیوں سے پاک ہے، اس لیے وہ اکیلا ہی انسانوں کو وہ کامل ضابطہ حیات فراہم کر سکتا ہے جو ذہنی سکون اور دونوں جہانوں میں کامیابی کا باعث ہو۔ وہ اکیلا ہی بنی نوع انسان کو سکھا سکتا ہے کہ کس طرح ہر چیز اور ہر ایک کو اپنی زندگی میں صحیح جگہ پر رکھنا ہے تاکہ وہ ذہنی سکون حاصل کر سکیں۔ لوگوں کی طرف سے حاصل کردہ علم اور تجربہ سے قطع نظر، وہ اس اہم مقصد کو کبھی حاصل نہیں کر سکیں گے۔ جس طرح ایک شخص اپنے پاس موجود علم کے مطابق لوگوں سے مشورہ لیتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی بھی جہت نصیحت اور علم کو قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا چاہیے، تاکہ

وہ ذہنی سکون اور دونوں جہانوں میں کامیابی حاصل کرے، خواہ وہ اس کی خواہشات کے خلاف ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنا دماغ اور جسم کے سکون کے حصول کے لیے ادا کرنے کی ایک چھوٹی سی قیمت ہے، بالکل اسی طرح جیسے ایک شخص اچھی جسمانی صحت کے حصول کے لیے اپنی خوراک کو کنٹرول کرتا ہے۔ جبکہ زندگی اس کے لیے ایک تاریک قید خانہ بن جاتی ہے جو اپنی تمام خواہشات کو پورا کرنے کے باوجود ذہنی سکون حاصل کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ جب کوئی امیر اور مشہور کا مشاہدہ کرتا ہے تو یہ بالکل واضح ہے۔

آیت 255 کا اختتام ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کے مکمل اختیار اور کنٹرول کا ذکر کرتے ہوئے ہوتا ہے۔
باب 2 البقرہ، آیت 255

اس کے قدموں کی چوکی آسمانوں اور زمین پر پھیلی ہوئی ہے، اور ان کی حفاظت اسے نہیں..."
تھکاتی۔ اور وہ سب سے بلند اور عظیم ہے۔

کے بارے میں تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو کچھ بیان کیا گیا ہے Footstool اس پر ایمان لانا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی ہمہ گیر قدرت اور علم کی قدر کرنا چاہیے۔ عام طور پر، کسی کو دینی علم کے اندر ایسے موضوعات کا مطالعہ کرنے سے گریز کرنا چاہیے جو ان کی اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ اطاعت میں اضافہ نہیں کرے گا، جس میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا شامل ہے جو اس کی خوشنودی کے لیے دی گئی ہیں، جیسا کہ اسلامی تعلیمات میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ کرنے کا ایک اچھا طریقہ ہے کہ آیا دینی علم کا کوئی موضوع متعلقہ ہے یا نہیں، یہ اندازہ لگانا ہے کہ آیا یہ وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن پوچھے گا۔ اگر ان سے اسلام میں کسی خاص موضوع کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا، جیسے کہ اسلامی تاریخ کے مخصوص واقعات، تو وہ موضوع غیر متعلق ہے اور اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ لیکن اگر قیامت کے دن کسی موضوع کے بارے میں سوال کیا جائے گا، جیسے کہ پڑوسی کے حقوق کی ادائیگی، تو اس موضوع پر تحقیق، سیکھنا اور اپنی صلاحیت کے مطابق اس پر عمل کرنا چاہیے۔

باب 2 البقرہ، آیت 255

اس کے قدموں کی چوکی آسمانوں اور زمین پر پھیلی ہوئی ہے، اور ان کی حفاظت اسے نہیں... تھکاتی۔ اور وہ سب سے بلند اور عظیم ہے۔

اس کے علاوہ، کسی شخص کو اللہ تعالیٰ پر یقین کرنے کے لیے بے وقوف نہیں بنایا جانا چاہیے، وہ اس بات سے واقف نہیں ہے کہ کائنات کے اندر کیا ہوتا ہے یا وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے لیے جوابدہ ٹھہرائے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب کسی کے اعمال کے نتائج، جیسے کہ سزا، فوری طور پر یا اس طرح سے ظاہر نہیں ہوتا ہے جو ان پر واضح ہو۔ زیادہ تر معاملات میں، تمام لوگ اپنے اعمال کے نتائج کو باریک طریقے سے محسوس کرتے ہیں جس سے وہ دنیاوی چیزیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے حاصل ہوتی ہیں، ان کے لیے تناؤ، مصائب اور پریشانی کا باعث بن جاتی ہیں۔ یہ اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب کوئی ان لوگوں کا مشاہدہ کرتا ہے جو اس طرح کا برtaز کرتے ہیں اور وہ اس دنیا کی آسائشوں تک رسائی کے باوجود کس طرح ذنبی صحت کے مسائل میں مبتلا ہیں۔ اس کے علاوہ، زیادہ تر معاملات میں، اللہ تعالیٰ لوگوں کو مہلت دیتا ہے تاکہ وہ اپنے طرز عمل کو بہتر بنा سکیں۔ لہذا، کسی شخص کو سزا میں تاخیر کو بغیر سزا کے الجھانا نہیں چاہیے۔ باب 68 الفلم، آیت 45

"اور میں انہیں وقت دوں گا۔ بے شک، میرا منصوبہ پختہ ہے۔"

لہذا، ایک شخص کو چاہیے کہ وہ جو مہلت دی گئی ہے اس سے استفادہ کرے تاکہ اس کا وقت مخلص توبہ ختم ہونے سے پہلے خلوص دل سے توبہ کرے اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کرے۔ میں احساس جرم، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا، اور جس پر بھی ظلم ہوا ہے، شامل ہے، جب تک کہ یہ مزید پریشانی کا باعث نہ ہو۔ انسان کو سچے دل سے وعدہ کرنا چاہیے کہ وہ دوبارہ وہی یا اس سے ملتا جلتا گناہ نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے حوالے سے جو حقوق پامال ہوئے ہوں ان کی تلافی کرنی چاہیے۔

”اور وہ سب سے بلند اور عظیم ہے۔“

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ چاہے کوئی سچے دل سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے یا نہ کرے، اس کی لامحدود حیثیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کسی کے رویے کے اثرات دونوں جہانوں میں بھی پڑیں گے۔ باب 17 الاسراء، آیت 7

اگر تم نیکی کرو گے تو اپنے لیے بھلائی کرو گے اور اگر تم برائی کرو گے تو ان کے ساتھ ”کرو گے۔“

ہر شخص کو دونوں جہانوں میں اپنے اعمال کا خمیازہ بھگتا پڑے گا، لہذا انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے لیے صدق دل سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا انتخاب کرے، چاہے وہ اس کی خواہشات کے خلاف ہو۔ انہیں ایک عقلمند مریض کی طرح برتوؤ کرنا چاہئے جو اپنے ڈاکٹر کے مشورے کو قبول کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ یہ ان کے لئے بہترین ہے، حالانکہ انہیں کڑوی دوائیں تجویز کی گئی ہیں اور ایک سخت غذا کا منصوبہ ہے۔ جس طرح یہ مریض اچھی ذہنی اور جسمانی صحت حاصل کرے گا اسی طرح وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا۔ اس اطاعت میں ان نعمتوں کو صحیح طریقے سے استعمال کرنا شامل ہے جو کہ عطا کی گئی ہیں، جیسا کہ قرآن پاک اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات میں بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کی ذہنی اور جسمانی حالتوں جیسی تمام چیزوں کو جانتا ہے، وہ اکیلا ہی ایسا ضابطہ اخلاق مہیا کر سکتا ہے جو متوازن ذہنی اور جسمانی حالت کا باعث بنتا ہے، جس کے نتیجے میں ذہنی سکون حاصل ہوتا ہے۔ اگرچہ، زیادہ تر معاملات میں، مریض اپنی تجویز کردہ دوائیوں کے پیچھے سائنس کو نہیں سمجھتے اور اس لیے اپنے ڈاکٹر پر اندھا اعتماد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ لوگوں کو اسلام کی تعلیمات پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہے تاکہ وہ اپنی زندگی پر اس کے مثبت اثرات کو سمجھ سکیں۔ وہ لوگوں سے یہ توقع نہیں کرتا کہ وہ اسلام کی تعلیمات پر اندھا اعتماد کریں بلکہ وہ چاہتا ہے کہ وہ اس کی سچائی کو اس کے واضح دلائل سے پہچانیں۔ لیکن اس

کے لیے انسان کو اسلام کی تعلیمات سے رجوع کرتے ہوئے غیر جانبدارانہ اور کھلے ذہن کو :باب 12 یوسف، آیت 108 اپنائے کی ضرورت ہے۔

کہہ دو یہ میرا راستہ ہے، میں بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں، میں اور وہ لوگ ”
”...جو میری پیروی کرتے ہیں

:اور باب 16 النحل، آیت 97

جس نے نیک عمل کیا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، حالانکہ وہ مومن ہے، ہم اسے ضرور پاکیزہ ”
”زندگی بسر کریں گے، اور ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور اجر دیں گے۔

لیکن اگر کوئی اس حقیقت کو نظر انداز کرتا ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت میں کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ وہ دونوں جہانوں میں اس کا خمیازہ بھگتیں گے، خواہ وہ تفریح کے لمحات ہی کیوں نہ دیکھیں۔ باب 9 توبہ آیت 82

”پس وہ تھوڑا ہنسیں اور [پھر [زیادہ روئیں جتنا وہ کمایا کرتے تھے۔

:اور باب 20 طہ، آیات 124-126

اور جو میری یاد سے روگر دانی کرے گا، اس کی زندگی تنگستی سے گزرے گی، اور ہم اسے "قیامت کے دن انداہا اٹھائیں گے۔" وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے انداہا کیوں اٹھایا جب کہ میں دیکھ رہا تھا؟ (اللہ (فرمائے گا کہ اسی طرح ہماری نشانیاں تیرے پاس آئیں اور تو نے ان کو بھلا دیا اور اسی طرح آج کے دن تجھے بھلا دیا جائے گا۔

اس کے علاوہ، جیسا کہ زیر بحث مرکزی آیت سے اشارہ کیا گیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کائنات کے اندر تمام چیزوں کو کنٹرول کرتا ہے، بشمول لوگوں کے روحانی دل، ذہنی سکون کا گھر، وہ اکیلا فیصلہ کرتا ہے کہ کس کو ذہنی سکون حاصل ہے اور کس کو نہیں۔ باب 53 عن نجم، آیت 43:

اور یہ کہ وہی بہستا ہے اور روتا ہے۔"

اور یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف ان لوگوں کو ذہنی سکون دے گا جو اس کی عطا کر دے نعمتوں کو صحیح طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔

آخر میں، زیر بحث اصل آیت اس غلط فہمی کو دور کرتی ہے جو اکثر جاپل لوگوں کے ذہنوں میں پیدا ہوتی ہے، یعنی یہ غلط گمان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا تھا، تاکہ تمام تنوع اور اختلاف بیمیشہ کے لیے ختم ہو جائیں۔ جن لوگوں نے اس عقیدہ کو قبول کیا ان میں انبیاء علیہم السلام کے مبعوث ہونے کے بعد بھی موجود تھا۔ اس سے وہ اس بات پر یقین کرنے پر مجبور ہوئے کہ حق کے ساتھ باطل بھی موجود تھا۔ اس سے وہ اس بات پر یقین کرنے پر مجبور کو ختم کرنے میں ناکام رہا ہے جو وہ چاہتا تھا۔ اس کا جواب اس سے پہلے کی ایک آیت میں دیا گیا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی نہیں تھی کہ تمام انسانوں کو ایک ہی راہ پر چلنے پر مجبور کرے۔ اگر ایسا ہوتا تو لوگ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ راستے سے بٹ نہیں سکتے تھے۔ اس کا ذکر اگلی آیت میں بو چکا ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 253

اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو روشن دلائل دیے اور ہم نے پاک روح [یعنی جبرائیل] سے ان کی ”مدد کی۔ اگر اللہ چاہتا تو ان کے بعد آئے والی نسلیں واضح دلیلیں آئے کے بعد آپس میں نہ لڑتی۔ لیکن انہوں نے اختلاف کیا اور ان میں سے بعض ایمان لائے اور بعض کافر۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اور باب 2 البقرہ، آیت 256:

”...دین میں کوئی جبر نہیں ہوگا۔ صحیح راستہ غلط سے الگ ہو گیا ہے۔“

اس کے بعد نکتہ یہ بنایا جاتا ہے کہ زندگی میں خواہ کتنے ہی مختلف عقائد، نقطہ نظر، طرز زندگی اور طرز عمل موجود ہوں، کائنات کی ترتیب کی اصل حقیقت وہی ہے جو زیر بحث مرکزی آیت میں بیان کی گئی ہے اور یہ لوگوں کے غلط تصورات سے متاثر نہیں ہوتی۔

آخر میں یہ کہ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کے مکمل کنٹرول اور اختیار میں ہے، انسان کے پاس اس کے احکام کی تعامل کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ جس طرح کسی شخص کو کسی خاص ملک کے انچارج حکومت کے مقرر کردہ اصولوں کی تعامل نہ کرنے کی صورت میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا، اسی طرح اگر وہ مالک کائنات کے احکام کی تعامل میں ناکام رہے تو اسے دونوں جہانوں میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایک شخص کسی ملک کو چھوڑنے کے قابل ہو سکتا ہے اگر وہ اس کے قوانین سے راضی نہ ہو لیکن وہ ایسی جگہ فرار نہیں ہو سکے گا جہاں اللہ تعالیٰ کے احکام اور دائیہ اختیار کا اطلاق نہ ہو۔ ایک شخص اپنے معاشرے کے اصول بدل سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے احکام کو کبھی نہیں بدل سکتا۔ اس کے علاوہ جس طرح ایک گھر کا مالک مکان کے احکام کا فیصلہ کرتا ہے، خواہ دوسرے لوگ ان اصولوں پر اعتراض کریں، اسی طرح یہ کائنات اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے، اس لیے اس کائنات کے قوانین کا فیصلہ وہی کرتا ہے، خواہ لوگ ان قوانین کو پسند کریں یا نہ کریں۔ لہذا، ایک کو ان کے اپنے مفاد کے لئے، ان قوانین کی تعامل کرنا ضروری ہے۔ جو شخص اس حقیقت کو سمجھے گا وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعامل

کرے گا اور اس کی عطا کردہ نعمتوں کو ان طریقوں سے استعمال کرتے ہوئے اس کی اطاعت کرنے کی کوشش کرے گا جو اس کی خوشنودی کے لیے ہیں، جیسا کہ قرآن کریم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک شخص یا تو اللہ تعالیٰ کے احکامات اور منوعات کے پیچھے موجود حکمتوں کو جانے کی کوشش کر سکتا ہے، تاکہ وہ سمجھ سکے کہ ان سے ان کے اور وسیع تر معاشرے کو کس طرح فائدہ ہوتا ہے اور وہ کس طرح دونوں جہانوں میں ذہنی اور جسمانی سکون کا باعث بنتے ہیں یا وہ اپنی خواہشات کی عبادت کر سکتے ہیں اور اسلام کی تعلیمات کو رد کر سکتے ہیں۔ لیکن جو شخص اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے میں ناکام رہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو دونوں جہانوں میں اپنی پسند کے نتائج کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہو جائے اور کوئی اعتراض، احتجاج یا شکایت انہیں نہیں بچا سکے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز غالب نہیں کر سکتی۔ باب 18 الکھف، آیت 29

اور کہہ دو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے، پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر کرے۔ بے شک ہم نے ظالموں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لے گی۔ اور اگر وہ حاجت کے لیے پکاریں گے تو وہ پانی سے اس طرح راحت حاصل کریں گے جیسے گلے تیل سے، جو [ان کے] چہروں کو جھلسا دیتا ہے۔ برا شراب ہے اور بڑی آرام گاہ ہے۔

اچھے کردار پر 500 سے زیادہ مفت ای بکس

500+ FREE English Books & Audiobooks / اردو کتب / کتب عربیہ / Buku Melayu / বাংলা বই / Libros En Español / Livres En Français / Libri Italiani / Deutsche Bücher / Livros Portugueses:

<https://shaykhpod.com/books/>

Backup Sites for eBooks: <https://shaykhpodbooks.wordpress.com/books/>
<https://shaykhpodbooks.wixsite.com/books>
<https://shaykhpod.weebly.com>
<https://archive.org/details/@shaykhpod>

YouTube: <https://www.youtube.com/@ShaykhPod/playlists>

AudioBooks, Blogs, Infographics & Podcasts: <https://shaykhpod.com/>

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

روزانہ بلاگز: www.ShaykhPod.com/Blogs
AudioBooks : <https://shaykhpod.com/books/#audio>
تصویریں: <https://shaykhpod.com/pics>
جنرل پوڈکاست: <https://shaykhpod.com/general-podcasts>
PodWoman: <https://shaykhpod.com/podwoman>
PodKid: <https://shaykhpod.com/podkid>
اردو پوڈکاست: <https://shaykhpod.com/cast>
Podcasts: Live <https://shaykhpod.com/live>

ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائیب کریں
<http://shaykhpod.com/subscribe>

ای بکس/ آڈیو بکس کے لیے بیک اپ سائٹ : <https://archive.org/details/@shaykhpod>

